

سوال

کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نوٹ لکھ دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بنو اسرائیل میں اختلاف پیدا ہوا اور انہوں نے اپنے عقیدے اور شریعت میں تبدیلی اور تحریف کر ڈالی تو حق مٹ گیا اور باطل کا ظہور ہونے لگا اور ظلم و ستم اور فساد کا دور دورا ہوا امت اور انسانیت کو ایسے دین کی ضرورت محسوس ہوئی جو حق کو حق اور باطل کو مٹائے اور لوگوں کو سراط مستقیم کی طرف چلائے تو رحمت الہی جوش میں آئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس لیے اتارا ہے کہ آپ ان کے لیے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمان داروں کے لیے راہنمائی اور رحمت ہے النحل (64) -

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب انبیاء و رسل اس لیے مبعوث فرمائے تا کہ وہ اللہ وحدہ کی عبادت کی دعوت دیں اور لوگوں کو اندھیروں سے نور ہدایت کی طرف نکالیں ، تو ان میں سب سے پہلے نوح علیہ السلام اور آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ وحدہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو النحل (36) -

اور انبیاء و رسل میں آخر اور خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں -

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

(لوگو) تمہارے مردوں میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول

اور خاتم النبیین ہیں الاحزاب (40)

اور ہرنبی خاص طور پر اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں کی طرف عام بھیجا گیا ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت اسے کا علم نہیں رکھتی سبا (28) -

اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل فرمایا تا کہ وہ انہیں ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نور اسلام کی روشنی کی طرف نکالیں -

اللہ عزوجل نے فرمایا :

الر یہ عالی شان کتاب ہم نے آپ کی طرف اس لیے اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے اور روشنی کی طرف لائیں ، زبردست اور تعریفوں والے اللہ کے راہ کی طرف ابراہیم (1) -

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب الهاشمی قریشی عام فیل جس میں ہاتھیوں والے کعبہ منہدم کرنے آئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نیست نابود کر دیا میں مکہ مکرمہ کے علاقہ میں پیدا ہوئے -

آپ ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا اور آپ یتیمی کی حالت میں پیدا ہوئے اور انہیں حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا ، پھر والد آمنہ بنت وہب کے ساتھ اپنے ماموں کی زیارت کے لیے مدینہ آئے اور مدینہ سے مکہ واپس آتے ہوئے راستے میں ابواء نامی جگہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ فوت ہو گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت عمر چھ برس تھی ، اس کے بعد دادا عبدالمطلب نے کفالت کا ذمہ لیا اور جب دادا فوت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر صرف آٹھ برس تھی -

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کفالت ان کے چچا ابوطالب نے لے لی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی اور پرورش کرنے لگے اور ان کی عزت و تکریم کرتے اور چالیس برس سے بھی زیادہ دفاع بھی کیا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابوطالب اس ڈرسے کہ آباء و اجداد کے دین کو ترک کرنے پر قریش اسے عار دلائیں گے اسلام قبول کیے بغیر ہی فوت ہوا -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی عمر میں مکہ والوں کی بکریا چرایا کرتے تھے ، پھر خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تجارت لے کر شام کی طرف گئے جس میں بہت زیادہ نفع ہوا ، اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی و امانت و دیانت اور اخلاق بہت پسند آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی کر لی اس

وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس برس اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس تھی ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی میں اور کوئی شادی نہیں کی ۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی پرورش فرمائی اور احسن و بہتر ادب سکھایا ، ان کی تربیت فرما کر انہیں علم و تعلیم سے نوازا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اخلاقی و پیدائشی اعتبار سے قوم میں سے احسن و اعلیٰ قرار پائے ، اور عظیم مروءت اور وسیع حلم و بردباری اور بات کے پکے اور سچے اور امانت کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے تھے جس کی بنا پر قریش انہیں صادق اور امین کے لقب سے پکارتے رہے ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خلوت پسند ہونے لگی تو وہ غار حراء میں کئی کئی دن رات گوشہ نشین رہ کر اپنے رب کی عبادت بجالاتے اور اس سے دعائیں کرتے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتوں ، شراب اور اخلاق رذیلہ سے نفرت اور بغض رکھتے اور پوری زندگی ان کی طرف التفات بھی نہیں فرمایا ۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پینتیس 35 برس کی عمر کو پہنچے تو سیلاب کی بنا پر کعبہ کی دیواریں خستہ حال ہونے کی بنا پر قریش نے اس کی تعمیر نو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں شریک ہوئے ، جب حجر اسود کا مسئلہ آیا تو قریش آپس میں اختلاف کرنے لگے جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم اور فیصلہ مانا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر منگوا کر اس میں حجر اسود رکھا پھر قبائل کے سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اس کے کونے پکڑیں تو اس طرح ان سب نے اسے اٹھایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے حجر اسود کو اس جگہ پر لگا دیا اور اس پر دیورا بنائی گئی اور اس طرح سب کے سب راضی ہوئے اور جھگڑا ختم ہوا ۔

اہل جاہلیت میں کچھ اچھی خصلت بھی تھیں مثلاً کرم و وفا اور شجاعت و بہادری ، اور کچھ دین ابراہیم علیہ السلام کے بقایا مثلاً بیت اللہ کی تعظیم اور طواف ، حج اور عمرہ ، اور قربانی ذبح کرنی وغیرہ بھی موجود تھیں ۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسی خصلتیں اور ذمہ گندی خصلتیں بھی ان میں موجود تھیں ، مثلاً زنا ، شراب نوشی ، سود خوری ، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا ، ظلم و ستم ، اور سب سے قبیح اور شنیع کام بتوں کی عبادت تھی ۔

دینی ابراہیم میں تبدیلی کرنے اور بتوں کی عبادت کرنے کی دعوت دینے والا سب سے پہلا شخص عمرو بن لحيی الخزاعی تھا جس نے مکہ مکرمہ وغیرہ میں بت درآمد کیے اور لوگوں کو ان بتوں کی عبادت کی طرف دعوت دی ان بتوں میں ود ، سواع ، یغوث ، یعوق ، اور نسر شامل ہیں ۔

اس کے بعد عربوں نے کئی اور بھی بت بنالیں جن کی عبادت کرنے لگے وادی قدید میں مناة ، اور وادی نخلہ میں عزی اور کعبہ کے اندر ہبل اور کعبہ کے ارد گرد بھی بت ہی بت اور لوگوں نے اپنے گھروں میں بھی بت رکھے ہوئے تھے اور لوگ اپنے فیصلے کاہنوں نجومیوں جادوگروں سے کرواتے ۔

جب اس صورت میں شرک و فساد عام ہو چکا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حالات میں مبعوث فرمایا تو ان کی عمر چالیس برس تھی بعثت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ایک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی طرف بلانے اور بتوں عبادت کو ترک کرنے کی دعوت دینا شروع کی توفیرش مکہ نے اس کا انکار کیا اور کہنے لگے :

کیا اس نے سب معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ہے بلا شبہ یہ تو بہت ہی عجیب سی چیز ہے ص (5) -

تو اس طرح ان بتوں کی اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کی جانے لگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید اسلام دے کر مبعوث فرمایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے ان بتوں کو توڑ کر نیت و نابود کیا توحق غالب اور باطل جاتا رہا -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اور آپ کہہ دیجیئے کہ حق غالب ہو گیا اور باطل جاتا رہا اور پھر باطل تو ہے ہی مٹنے والا الاسراء (81) -

تو جب سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حراء جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کیا کرتے تھے فرشتہ آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے کا حکم دیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو پڑھنا نہیں جانتا تو فرشتے نے تکرار سے کئی بار کہا اور تیسری بار یہ وحی نازل ہوئی فرمان باری تعالیٰ ہے :

اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا فرمایا ، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا فرمایا ، تو پڑھ اور تیرا رب بڑے کرم والا ہے ، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا العلق (1 - 4) -

تو اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء سے واپس لوٹے تو آپ کپکپاتے ہوئے اپنی بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور انہیں سارا قصہ سنایا اور کہنے لگے مجھے تو اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے تو وہ انہیں اطمینان دلاتے ہوئے کہنے لگیں :

اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا -

اللہ کی قسم آپ تو صلہ رحمی اور سچی بات کرتے ہیں ، اور آپ کمزور اور ضعیف لوگوں کا بوجھ اٹھاتے اور فقیر کی مدد کرتے اور مہمان کی مہمان نوازی کرتے اور حق کی مدد کرتے ہیں -

تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں لے کر چچازاد ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں جو کہ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا ، جب انہوں ورقہ سے سارا قصہ بیان کیا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری دیتے ہوئے کہا :

یہ تو وہی پاکباز ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا کرتا تھا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کہ جب انہیں ان کی قوم اذیت دیں اور انہیں وہاں سے نکال دیں تو وہ صبر سے کام لیں ۔

اور وحی کچھ مدت کے لیے رک گئی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے ۔

وہ ایک دن چل رہے تھے تواچانک ایک بار پھر آسمان وزمین کے درمیان فرشتے کودیکھا تو گھرواپس آ کر چادر اوڑھ لی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں

اے کپڑا اوڑھنے والے ! کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے ، اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کر ، اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھا کر ، اور ناپاکی کوچھوڑ دے المدثر (1-4) ۔

پھر اس کے بعد وحی کا سلسلہ چل نکلا اور مسلسل وحی آتی رہی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی دعوت خاموشی سے دیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے کھل کر اور ظاہری دعوت دینے کا حکم نازل فرمایا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی اور بڑے پیار سے لڑائی و قتال کے بغیر حق کی دعوت دینی شروع کی اور سب سے پہلے اپنے عزیز اقارب اور پھر ان کے ارد گرد والے لوگوں کو اور پھر سب عرب کو اور پھر اس کے بعد پوری دنیا کے لوگوں کو حق کی دعوت دی ۔

اللہ تعالیٰ نے دعوت حقہ کو ظاہر کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اسے کھول کر سنا دیں اور مشرکوں سے اعراض کرتے رہیں الحجر (94) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں میں غنی اور شرف والے اور کمزور و ضعیف ، فقراء اور تھوڑے سے مرد و عورتیں شامل تھیں ، ان سب کو دین اسلام کی بنا پر اذیتیں دی گئیں اور بعض کو تو قتل بھی کر دیا گیا ، اور کچھ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تاکہ قریش کی اذیت سے فرار ہوں اور چھٹکارا حاصل ہوسکے ، اور ان کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اذیت سے دوچار کیا گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو غلبہ عطا کیا ۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس برس کی ہوئی اور بعثت کو دس برس گذر گئے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حمایت کرتا اور قریش کی اذیت و تکالیف سے بچاؤ تھا اس دنیا سے کوچ کر گیا ، پھر آپ کی غمخوار بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس دنیا سے اسی سال رخصت ہو گئیں تونبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اذیتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور قریش کی جرات اور بڑھ گئی جو کہ ابوطالب کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں کرسکتے تھے اب ہر طرح کی تکلیف دینے لگے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجر و ثواب کی نیت کرتے ہوئے صبر سے کام لیا ۔

لیکن جب قریش کی اذیت و تکالیف اور جرات میں اضافہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے طائف کی جانب نکلے اور وہاں کے لوگوں کو دعوت توحید دی لیکن کسی نے بھی وہ دعوت قبول نہ کی بلکہ الٹا اذیت و تکلیف دی اور پتھر برسائے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں خوں الود ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ واپس آکر حج وغیرہ کے موسم میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف ہو گئے ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام سے لیکر مسجد اقصیٰ تک براق پرسوار کر کے جبریل امین کی صحبت میں معراج کرائی اور وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام کو نماز پڑھائی اور پھر انہیں آسمان دنیا پر لے جایا گیا جہاں انہوں نے آدم علیہ السلام اور اچھے اور سعادت مند لوگوں کی روحوں کو ان کے دائیں جانب اور بدبخت اور شقی لوگوں کی روحوں کو ان کے بائیں جانب دیکھا ۔

پھر دوسرے آسمان پر لے جائے گئے تو وہاں عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام اور تیسرے آسمان میں یوسف علیہ السلام اور چوتھے آسمان میں ادریس علیہ السلام اور پانچویں میں ہارون علیہ السلام اور چھٹے میں موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں میں ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا پھر انہیں سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے ان سے کلام فرمائ اور ان کی امت پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں ، پھر اس میں تخفیف کر کے پانچ رکھیں لیکن اجر پچاس کا ہے رہنے دیا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے پانچ نمازوں پر استقرار ہوا ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہونے سے قبل ہی مکہ واپس تشریف لائے تو جو کچھ رات ہوا تھا اس کا قصہ ان کے سامنے بیان کیا ، تو مومنوں نے اس کی تصدیق اور کافروں نے تکذیب کی ، اسی معراج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصہ میں مسجد حرام سے مسجد تک کی سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں کر رکھیں ہیں تاکہ ہم اپنی آیات دکھلائیں بلاشبہ وہ اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے (الاسراء 1) ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگ مہیا اور تیار کر دیے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت کریں تو موسم حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے خزرج قبیلہ کے کچھ لوگوں سے ملے تو وہ اسلام لائے اور مدینہ واپس جا کر اسلام کو پھیلایا اور دوسرے سال پھر موسم حج میں دس سے کچھ زیادہ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے اور جب وہ واپس جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا تا کہ وہ لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دیں اور انہیں اسلام سکھائیں تو اس طرح مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں بہت سی خلقت مسلمان بن کر اسلام میں داخل ہوئی جن میں قبیلہ اوس کے زعماء سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل تھے ۔

اس کے بعد آئندہ برس موسم حج میں اوس اور خرج میں سے ستر 70 سے زائد افراد آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کومدینہ ہجرت کر آنے کی دعوت دی کیونکہ اہل مکہ نے ان سے بائیکاٹ کیا اور انہیں تکالیف دے رکھی تھیں ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وعدہ فرمایا کہ میں تم سے ایام تشریق کی کسی رات عقبہ کے پاس ملوں گا ۔

جب رات کا تیسرا حصہ گذر گیا تو وہ وعدہ کی جگہ پر آئے تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود پایا عباس رضی اللہ تعالیٰ اس وقت مسلمان تونہیں ہوئے تھے لیکن ان کی خواہش تھی کہ وہ بھتیجے کے اس معاملے میں ان ساتھ لازمی رہیں ، توعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اور اسی طرح قوم نے بھی اچھی بات چیت کی ، پھر انہوں نے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کریں تو وہ ان کی مدد اور ان کا دفاع کریں گے تو انہیں جنت ملے گی توہر ایک نے اس پر بیعت کی اور اس کے بعد وہاں سے چلے گئے ۔

اس کے بعد پھر قریش کو اس کا علم ہوا تونہیں نے انہیں پکڑنے کے لیے ان کا پیچھا کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں نجات دی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مدت تک مکہ میں رہے ۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور یقیناً اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد و نصرت کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے الحج) (40 ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کومدینہ ہجرت کرنے کا حکم دیا تونہیں نے ہجرت کی لیکن کچھ کومکہ کے مشرکوں نے روک دیا ، اور پھر مکہ میں صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باقی بچے جب اہل مکہ کوصحابہ کرام کی ہجرت کا علم ہوا تو وہ اس سے خوفزدہ ہوئے کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ جا ملیں گے لہذا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوقتل کرنے کی سازش تیار کی ، تواللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر اس کی خبر کردی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کے بستر پر رات گزاریں اور ان امانتوں کوجو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں واپس لوٹائیں ۔

تواس طرح مشرکین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑے پہرہ دیتے رہے تا کہ انہیں قتل کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان سے ہی نکل کر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچے تواس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوان کی مکروفریب اور سازشوں سے محفوظ رکھا ، اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :

اور جب کافر آپ کے خلاف سازشیں کر رہے تھے کہ آپ کوقید کردیں یا پھر قتل کردیں اور یا جلاوطن کردیں وہ

توسازشیں کر رہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی تدبیر کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے الانفال (30) -

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کا عزم کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار ثور کی طرف جانکلے اور اس میں تین راتیں ٹھہرے اور عبداللہ بن ابی اریقط کو اجرت دے کر حاصل کیا تا کہ وہ انہیں راستہ بتائے جو کہ اس وقت مشرک تھا اپنی دونوں سواریاں بھی اس کے سپرد کر دیں -

تو اس طرح قریش میں کھلبلی مچ گئی کہ یہ کیا ہوا انہوں نے ہرجگہ تلاش کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور کفار سے محفوظ رکھا جب تلاش ٹھنڈی پڑ گئی تو وہ دونوں مدینہ کی طرف چل نکلے جب قریش پر مایوسی چھا گئی تو انہوں نے انعام کا اعلان کہ جو بھی ان دونوں یا کسی ایک کو پکڑ لائے اسے دو سو اونٹ دیے جائیں گے تو لوگ مدینہ کے راہ پر انہیں تلاش کرنے لگے ، سراقہ بن مالک کو علم ہوا جو کہ مشرک تھا تو اس نے انہیں پکڑنے کی کوشش کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی جس پر اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا تو اسے علم ہو گیا کہ انہیں پکڑا نہیں جاسکتا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی اپیل کی اور کہا کہ میں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو سراقہ واپس آگیا اور دوسروں کو بھی روکنے لگا پھر فتح مکہ کے بعد سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے -

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو مسلمانوں کو ان کے آنے کی بہت زیادہ خوشی ہوئی اور انہوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور مردوں اور عورتوں اور بچوں خوشی اور فرحت سے نے ان کا استقبال کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں ٹھہرے اور وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ مل کر مسجد قبا کی بنیاد رکھی اور وہاں دس راتوں سے زیادہ قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن وہاں سے سوار ہو کر مدینہ کا رخ کیا اور نماز جمعہ بنو سالم بن عوف میں پڑھائی پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگوں نے انہیں گھیر رکھا اور اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھے تا کہ وہ ان کے پاس ٹھہریں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے یہی کہتے جا رہے تھے اسے چھو دو یہ اللہ کے حکم کی تابع ہے حتی کہ اونٹنی جس جگہ پر آج مسجد نبوی ہے پر بیٹھ گئی -

اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے موقع فراہم کیا کہ آپ اپنے ماموؤں کے پاس مسجد کے قریب رہائش پذیر ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں قیام فرمایا ، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے اپنے اہل عیال اور بیٹیوں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھروالوں کو مدینہ لانے کے لیے کچھ صحابہ کو روانہ کیا -

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اس جگہ پر جہاں اونٹنی بیٹھی تھی مسجد نبوی بنانے میں مشغول ہوئے اور مسجد کا قبلہ بیت المقدس بنایا اور کھجور کے تنوں کو ستون اور چھت کھجور کی ٹہنیوں کی بنائی ، پھر بعد میں کچھ مہینوں بعد تحویل قبلہ ہوا تو نماز بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کی جانب منہ کر کے پڑھی جانے لگی -

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مؤاخات قائم کی جو کہ مؤاخات مدینہ کے نام سے معروف ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کے ساتھ مصالحت کی اور اس پر ایک معاہدہ لکھا جس میں صلح اور مدینہ کا دفاع شامل تھا ، اور یہودیوں کے عالم عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے لیکن عام یہودیوں نے اسلام لانے سے انکار کیا اور اسی سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی ۔

اور ہجرت کے دوسرے سال اذان مشروع ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کی طرف قبلہ کر دیا اور رمضان کے روزے فرض کیے گئے ۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں استقرار حاصل کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد و نصرت سے تائید فرمائی اور مہاجرین و انصار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہو گئے اور دلوں میں الفت و محبت پیدا ہو کر دل جمع ہو گئے تو دشمنان اسلام یہودیوں منافقوں اور مشرکوں نے یک سو ہو کر ایک ہی کمان سے تیرو تفنگ چلانے شروع کر دیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت اور تکلیف اور لڑائی کی دعوت دینے لگے تو اللہ تعالیٰ انہیں صبر اور درگزر اور مہربانی کرنے کا حکم دیتا رہا لیکن جب ان کے ظلم و ستم میں اضافہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو لڑائی اور جہاد کی اجازت دیتے ہوئے یہ فرمان نازل فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

ان (مسلمانوں) لوگوں کو جن سے لڑائی کی جارہی ہے انہیں بھی مقابلہ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے الحج (39) ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ان مسلمان کو پر قتال فرض کر دیا کہ جو بھی ان سے قتال کرے اس سے لڑائی کرنا فرض ہے :

اللہ تعالیٰ کے راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا البقرة (190) ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر سب مشرکوں سے قتال فرض کر دیا فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں التوبة (36) ۔

تو اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعے حد سے تجاوز کرنے والوں کی سازشوں اور مظلوم لوگوں سے ظلم کو ختم کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد و نصرت فرمائی حتیٰ کہ سارے کا سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان دو ہجری میدان بدر کے میں مشرکوں سے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور مشرکوں کی کمر ٹوٹ گئی ، اور تین ہجری میں بنو قینقاع کے یہودیوں نے غداری اور معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے

ہوئے ایک مسلمان کو قتل کر دیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ سے شام کی طرف جلاوطن کر دیا ۔

پھر قریش نے بدر میں اپنے مقتولین کا بدلے لینے کے لیے شوال تین ہجری میں مدینہ کے قریب میدان احد میں پڑاؤ کیا اور دوران جنگ تیراندازوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی جس کی بنا پر مسلمانوں کی مدد اور نصرت مکمل نہ ہوسکی اور مشرکین مکہ کی بھاگ نکلے اور مدینہ میں داخل نہ ہوسکے ۔

پھر بنونضیر کے یہودیوں نے معاہدہ توڑا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بڑا سا پتھر پھینک کر انہیں قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے نجات دی بعدمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار ہجری میں ان کا محاصرہ کر کے انہیں خیبر کی طرف جلا وطن کر دیا ۔

پانچ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنومصطلق کی دشمنی ختم کرنے کے لیے ان پر چڑھائی کردی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور ان کے مال کو غنیمت اور انہیں قیدی بنایا ۔

پھر اس کے بعد یہودیوں کے زعماء نے مختلف قبائل اور گروہوں کو مسلمانوں کے خلاف اکٹھا کیا تا کہ اسلام کو اس کے گھر میں ہی ختم کر دیا جائے تو مدینہ کے گرد مشرک ، حبشی ، اور غطفان کے یہودی اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سازشوں کو نیست و نابود کے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و نصرت فرمائی اسی کے بارہ میں فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہوئے ہی (نامراد) واپس لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اور اس جنگ اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے الاحزاب (25) ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کا بھی ان کی غداری اور معاہدہ توڑنے کی بنا پر محاصرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو قتل اور اولاد کو غلام اور مال کو غنیمت بنا لیا ۔

اور چھ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی زیارت اور طواف کا قصد کیا لیکن مشرکوں نے انہیں روک دیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر دس سال تک لڑائی نہ کرنے پر صلح کی تا کہ اس میں لوگ امن حاصل کریں اور جو کچھ چاہیں اختیار کریں تو اس کی بنا پر لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے ۔

سات ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر چڑھائی کردی تا کہ یہودی کا قلع قمع کیا جاسکے جنہوں نے مسلمانوں کا جینا دو بھر کر رکھا تھا تو ان کا بھی محاصرہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے مال و دولت اور زمین غنیمت میں حاصل ہوا ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری دنیا میں بادشاہوں کو خطوط لکھ کر اسلام کی دعوت دی ۔

آٹھ ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کی قیادت میں ایک لشکر ترتیب دے کر حد سے تجاوز کرنے

والوں کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا لیکن رومیوں نے بہت عظیم لشکر جمع کیا اور مسلمانوں کے بڑے بڑے قائد شہید کر دیے گئے اور باقی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے شرسے محفوظ رکھا ۔

اس کے بعد مشرکین مکہ نے معاہدہ توڑ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم لشکر لے کے ان کی سرکوبی کے لیے نکلے اور مکہ فتح ہوا تو بیت اللہ بتوں اور کافروں سے پاک صاف ہو گیا ۔

پھر شوال آٹھ ہجری میں غزوہ حنین ہوا تاکہ ثقیف اور ہوازن کو سبق سکھایا جائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر کے مسلمانوں کو بہت سارے مال غنیمت سے نوازا ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر طائف کا محاصرہ کیا لیکن اللہ کے حکم سے اس کی فتح نہ ہو سکی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور وہاں سے چل پڑے تو اہل طائف بعد میں مسلمان ہو گئے ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور مال غنیمت تقسیم کیا اور عمرہ کرنے کے بعد مدینہ کی طرف واپس نکل کھڑے ہوئے ۔

نو ہجری کو سخت تنگ دستی اور شدید قسم کی گرمی کے موسم میں غزوہ تبوک ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی سرکوبی کے لیے تبوک کی طرف رواں دواں ہوئے اور وہاں پہنچ کر پڑاؤ کیا اور کسی سازش کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور بعض قبائل کے ساتھ مصالحت ہوئی اور مال غنیمت لے کر مدینہ کی طرف واپس پلٹے ، تو اس طرح غزوہ تبوک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی ۔

اور اسی سال قبائل کے وفود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام میں داخل ہوتے گئے جن میں وفد بنی تمیم ، وفد طئ ، وفد عبدالقیس ، اور وفد بنو حنیفہ شامل ہیں جو سب کے سب مسلمان ہو گئے ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس سال حج کا امیر بنا کر لوگوں کے ساتھ روانہ کیا اور ان کے ساتھ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی روانہ کیا اور انہیں کہا کہ وہ لوگوں پر سورۃ البراءۃ کی تلاوت کریں تاکہ مشرکوں سے برات ہوسکے ، اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں ، تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوم النحر (عید الاضحیٰ کے دن) کو یہ کہا :

(ہے لوگو کوئی بھی کافر جنت میں نہیں داخل ہوسکتا اور اس سال کے بعد کوئی بھی مشرک حج کے لیے نہیں آسکتا اور نہ ہی بیت کا طواف ننگے ہو کر کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کا بھی کوئی معاہدہ ہے وہ اپنی مدت تک رہے گا) ۔

دس ہجری کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا عزم کیا اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دی تو مدینہ وغیرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سے خلقت حج کے لیے نکلی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ سے احرام باندھا اور ذی الحجہ کے مہینہ میں مکہ پہنچے اور طواف ، سعی اور لوگوں کو مناسک حج سکھائے اور عرفات میں ایک

عظیم اور جامع خطبہ ارشاد فرمایا جس میں عادلانہ اسلامی احکامات مقرر کرتے ہوئے فرمایا:

(لوگو میری بات سنو مجھے علم نہیں ہوسکتا ہے کہ میں آئندہ برس تم سے نہ مل سکوں ، لوگو بلاشبہ تمہارا مال اور خون اور عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ آج کا یہ دن اور یہ مہینہ اور تمہارا یہ شہر حرام ہے ، خبردار جاہلیت کے سارے امور میرے قدموں کے نیچے ہیں اور اسی طرح جاہلیت کا خون بھی ختم اور سب سے پہلا جو خون معاف کیا جاتا ہے وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جس نے بنو سعد میں دودھ پیا تھا تو اسے ہذیل نے قتل کر دیا میں اسے معاف کرتا ہوں ۔

اور جاہلیت کا سود بھی ختم ہے اور سب سے پہلا جو سود ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے بلاشبہ یہ سب کا سب ختم کر دیا گیا ہے ، تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اس لیے کہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے حلال کیا ہے ۔

اور ان عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارا بستر نہ روندے ، اور اگر وہ یہ کام کریں تو تم انہیں ایسی مار مارو جو کہ زخمی نہ کرے اور ہڈی نہ توڑے اور تم پر ان کا کھانے پینے اور لباس اور رہائش کا اچھے طریقے سے انتظام کرنا ہے ۔

اور میں تم میں وہ چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے تھامے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہوسکتے وہ کتاب اللہ ہے ، اور تم سے میرے بارہ میں سوال ہوگا تو تم کیا کہو گے ؟

صحابہ نے جواب دیا ہے ہم اس کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے یقینی طور پر پہنچا دیا اور تبلیغ کردی اور ان کا حق ادا کر دیا اور پھر آپ نے نصیحت بھی کردی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھا کر کہنے لگے اور اسے لوگو کی طرف بھی کر رہے تھے اے اللہ گواہ رہ اے اللہ گواہ رہ یہ تین بار کہا) ۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل کر دیا اور اس کے اصول مقرر کر دیے تو عرفات میں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ فرمان نازل کیا :

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنا انعام تمام کر دیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین کے ہونے پر راضی ہو گیا ہوں المائدة (3) ۔

اور اس حج کو حجة الوداع کا نام دیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حج کے موقع پر لوگوں کو الوداع کہا اور اس کے بعد آپ نے کوئی اور حج نہیں کیا پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لے آئے ۔

گیارہ ہجری صفر کے مہینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض شروع ہوا تو جب مرض شدت اختیار کر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔

اور ربیع الاول میں مرض اور شدت اختیار کر گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بار 12 ربیع الاول بروز سوموار چاشت کے وقت رفیق اعلیٰ سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون ، اس سے مسلمانوں کو بہت ہی زیادہ غم و حزن پہنچا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منگل والے دن بدھ کی رات غسل دیا گیا اور مسلمانوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن کر دیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دنیا سے جا چکے لیکن ان کا دین قیامت تک باقی رہے گا ۔

پھر مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی غار اور ہجرت میں ان کے رفیق ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ چنا اور ان کے بعد مسند خلافت پر عمر بن خطاب اور پھر عثمان غنی اور ان کے بعد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین خلیفہ بنے ، اور انہیں خلفاء راشدہ کا نام دیا جاتا ہے اور یہی خلفاء راشدین المہدیین ہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت ساری نعمتوں کے ساتھ احسان کیا ہے اور انہیں اخلاق کریمہ کی وصیت اور درس دیا جس طرح کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

کیا اس نے آپ کو یتیم پاکر جگہ نہیں دی ؟ اور تجھے راہ سے بھولا ہوا پاکر ہدایت نہیں دی ؟ اور تجھے نادار پاکر تونگر نہیں بنایا ؟ پس یتیم پرتو بھی سختی نہ کیا کر ، اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ ، اور اپنے رب کی نعمتوں کو بیان کرتا رہ الضحیٰ (6 - 11) ۔

اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے اخلاق عظیمہ سے نوازا جو کہ ان کے علاوہ کسی اور میں نہیں پائے جاتے حتیٰ کہ اس کی تعریف رب العزت نے کچھ اس طرح فرمائی ہے :

اور بلاشبہ آپ تو خلق عظیم کے مالک ہیں القلم (4) ۔

تو اس اخلاق کریمہ اور صفات حمیدہ کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دلوں میں اپنے رب کے حکم سے الفت و محبت ڈال دی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے دور چلے جاتے تو آپ ان سے درگزر کریں اور ان کے لیے استغفار کریں پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں بلاشبہ اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے آل عمران (159) ۔

اور اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا اور ان پر قرآن مجید نازل فرما کر

دعوت الی کا حکم دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں فرمایا ہے :

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً ہم نے آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا ، خوشخبریاں سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بھیجا ہے ، اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا روشن چراغ الاحزاب (45 - 46) -

اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء پرچہ فضائل سے نوازا ہے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(مجھے دوسرے انبیاء پرچہ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے ، مجھے جوامع الکلم دیے گئے ہیں ، اور میری رعب و دبدبہ کے ساتھ مدد کی گئی ہے ، اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ہے ، اور میرے لیے زمین پاک اور مسجد بنائی گئی ہے ، اور میں سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں ، اور میرے ساتھ نبوت کا خاتمہ کیا گیا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (523) -

تو اس لیے سب لوگوں پر واجب ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور ان کی شریعت کی اتباع کریں تا کہ انہیں جنت میں داخلہ مل سکے فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور جو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرے گا اسے اللہ تعالیٰ جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت ہی بڑی عظیم کامیابی ہے النساء (13) -

اہل کتاب میں سے جو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کی اور اسے اجر عظیم کی خوشخبری سنائی ہے جس طرح کہ اس فرمان میں ہے :

جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب عنایت فرمائی وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں ، اور جب اس کی آیات ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہیں تم تو اس سے پہلے ہی مسلمان ہیں ، یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیئے جائیں گے ، یہ نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دیے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں القصص (52-54) -

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین قسم کے لوگوں کو دوہرا اجر دیا جائے گا ، اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تو ان پر بھی ایمان لایا اور اس کی اتباع اور تصدیق کی تو اسے دوہرا اجر ہے - الخ) -

اور جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے ، اور کافر کی سزا جہنم ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا :

اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہیں رکھتا تو ہم نے بھی ایسے کافروں کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے الفتح (13) -

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جان ہے کسی نصرانی اور یہودی تک میری دعوت پہنچے اور وہ اس پر ایمان نہ لائے جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اور وہ اسی حالت میں مرجائے توجہ نمی ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (154) -

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک بشر اور انسان ہیں انہیں غیب کا علم نہ ⑧